آدھا کمبل

تھااک شہر میں اک بڑا مالدار
کروڑوں کی لاگت کا تھا کاروبار
تھا کل تین افراد کا خاندان
وہ خود، اہلیہ، ایک بیٹا جوان
اچانک ہوا حادثہ پر ملال
کہ بیوی نے اس کی کیا انتقال
ہوا سیٹھ بیوی کے غم سے نڈھال
بہو گھر میں لانے کا آیا خیال
تو بیٹے کی شادی کا کر انتظام
نکالے جو تھے دل میں ارماں تمام
جو آئی بہو گھر میں آئی بہار
گزرنے لگے دن بڑے شاندار
دعا جلد کی اس کی رب نے قبول
کھلا اس کے بیٹے کے آنگن میں پھول
نہ تھا غم کوئی شاد تھے گھر کے لوگ
کہ والد کو مہلک ہوا ایک روگ
ہوا باپ کمزور اب بے حساب
دمے سے تھی حالت بڑی ہی خراب
مرض کے سبب کر نہ پاتا تھا کام
تو کی ملکیت پوری بیٹے کے نام
لگی خوب دولت جو بیٹے کے نام
لگا کرنے خدمت دل وجاں کے ساتھ
پریشاں بہو اور بیٹا تھے خوب
گئے غم کے دریا میں دونوں بھی ڈوب
لگے کرنے خدمت کیا ہر علاج
برا ہے مگر اس جہاں کا رواج
جو ہو پاس دولت رکھیں سب خیال
ہوں لاغر اگرکوئی پوچھے نہ حال
سمجھنے لگے باپ کو اب وہ بار
کہ بوڑھا کھٹکنے لگا مثلِ خار
رویّہ رکھا باپ سے یوں خراب
لگے دینے طعنے اسے بے حساب
جسے چاہتے تھے جو تھا دل پذیر
لگے جاننے اس کو دونوں حقیر
کیا اس طرح اس کا جینا حرام
دوا اور کھانا کیا کم تمام
تھا اک درد بوڑھے کے دل میں عجیب
مگر صبر کرتا تھا بے بس غریب
کہا اس سے بیٹے نے اک دن جناب
مرض یہ نہیں، ہے یہ رب کا عذاب
مرض تم کو لاحق ہوا ہے عجیب
ہے یہ غیر ممکن شفا ہو نصیب
سِوا کھانسنے کے نہیں کوئی کام
کیا تم نے ہم سب کا جینا حرام
نہ تھوکو یوں بلغم یہاں بے حساب
کہ گھر گندگی سے کیا سب خراب
اُدھر صحن میں اب یہ بستر لگاؤ
یوں بیمار ہونے سے ہم کو بچاؤ
ہوا باپ کو سن کے صدمہ تو خوب
پسر سے کہا تم یہ کہتے ہو خوب
ہے بالکل بجا جو ہے تیرا خیال
سبب میرے گھر کا ہوا ہے یہ حال
دے کمبل کہ پائے بڑا تو ثواب
کہ سردی سے ہے میری حالت خراب
تو فرزند بیٹے سے بولا کہ جاؤ
وہ کمبل جو ہے گائے کا لے کے آؤ
سنی جب یہ پوتے نے والد کی بات
تو کمبل اٹھا کر وہ لے آیا ساتھ
وہ معصوم دادا سے بولا کہ آپ
کریں حصے دو، لے کے کمبل کا ناپ
رکھیں نصف کمبل تو خود اپنے پاس
بچے گا جو آدھا، رہے میرے پاس
کہا سن کے دادا نے اے میرے لال
ہے سردی کے مارے برا میرا حال
نکل جائے گی ٹھنڈ سے میری جان
ہوں بیمار کمزور میں دھان پان
تو معصوم بچے سے بولا یہ باپ
میں سمجھا نہیں چاہتے جو ہیں آپ
بچے گا جو آدھا نہ آئے گا کام
یہ ہے کام کا جب ہو پورا تمام
نہ پھاڑو کہ پورے سے ہے ان کو کام
نہیں کام کا کچھ جو ہو نا تمام
دیا بچّے نے بھولپن سے جواب
ہے کمبل یہی گائے کا اک جناب
ہوں کل آپ بوڑھے، ہو صحّت خراب
دمے سے ہوں کمزور بھی بے حساب
تو اس وقت ابّو یہ آئے گا کام
ابھی سے ہے یہ آپ کا انتظام
لگے تیر سے دل پہ ننھے کے بول
دیا اس نے ابو کی آنکھوں کو کھول
رواں اس کی آنکھوں سے آنسو تھے خوب
سمندر میں غم کے گیا باپ ڈوب
گرا باپ کے پاؤں پر بار بار
ندامت سے رونے لگا زار زار
کہا ہوں گنہ گار کیجے معاف
یہ ہے التجا دل کو کر لیجے صاف
رکھوں گا میں تا عمر پورا خیال
رویّے پہ اپنے مجھے ہے ملال
سنی سیٹھ نے جب یہ بیٹے کی بات
تو شفقت سے سر پر رکھا اس کے ہاتھ
گلے سے لگا کر دعائیں دیں خوب
خوشی میں گئے گھر کے افراد ڈوب
سبق اس کہانی میں ہے اک عجیب
دے دکھ باپ ماں کو وہ ہے بدنصیب
ہمیشہ رکھو باپ ماں کا خیال
رکھو خوش، نہ پہنچاؤ رنج و ملال
کرو دل سے خدمت بنو نیک نام
کہ واجب ہے ماں باپ کا احترام

ریاض انور بلڈانوی
نزد جامع مسجد، اقبال چوک، بلڈانہ، مہاراشٹر